بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک خط محترم امیر المؤمنین شیخ الحدیث حضرت مولوی ھبۃ اللہ اخوندزادہ مدظلہ العالیہ کی خدمت میں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ؛
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت امیر المؤمنین مدظلہ العالیہ!

اس بندۂ ناچیز کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ ہے اور بفضلہ تعالیٰ ایک دینی مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے اور اصلاح و تربیت کی نسبت سے تصوف و سلوک کی محنت سے بھی وابسطہ ہے۔ عرض اس طرح ہے کہ؛

کچھ عرصہ قبل مشرقی ترکستان (شینجیانگ) کے مسلمانوں کے بارے میں ایک تحریر نظروں سے گزری جس میں مشرقی ترکستان کے مسلمانوں پر چین کی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے ہونے والے مظالم کی کچھ تفصیلات تھیں، وہ تحریر کو پڑھ کر دل تڑپ اٹھا اور دل میں خیال آیا کہ ان واقعات کی تحقیق کی جائے۔۔ جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ جن مظالم کا ذکر اس تحریر میں تھا وہ تو محض چند ایک واقعات تھے جبکہ ان مظالم کی ایک طویل فہرست موجود ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے کہ کس طرح چینی حکومت نے شینجیانگ صوبے میں لاکھوں ایغور اور دیگر مسلم اقلیتوں کو بغیر کسی قانونی جرم کے حراستی کیمپوں میں قید کر رکھا ہے۔ جن کو ''ری ایجوکیشن کیمپس'' یا ''کنسنٹریشن کیمپس'' کہا جاتا ہے، جو چین کے صوبے (xinjiang) شینجیانگ میں قائم ہیں اور جنہیں سیٹلائٹ کے ذریعے آج بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

ان کیمپوں میں مسلمان قیدیوں کو مذہبی عقائد ترک کرنے، چینی زبان سیکھنے، اور کمیونسٹ نظریات اپنانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور ان مظالم میں درج ذیل مظالم بھی شامل ہیں؛

۱. معصوم بچوں کو زبردستی ان کے والدین سے چھین کر فوجی بورڈنگ اسکولوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے دین، زبان اور تہذیب سے کٹ جائیں اور بڑے ہو کر چین کے وفادار بن کر مستقبل میں ہونے والی جنگوں کا ایندھن بنیں،

۲. نوجوان بچیوں کو زبردستی بے دین کمیونسٹ چینیوں سے شادی پر مجبور کرنا یا پھر زبردستی ان کے حوالے کر دینا،

۳. خواتین کو بانجھ بنانا اور اسقاط حمل، اور مانع حمل طریقوں پر مجبور کرنا جس کا مقصد ایغور مسلم آبادی کو کم کرنا ہے،

۴. ان حراستی کیمپس میں منظم ترتیب پر مسلمان عورتوں کی عصمت دری کرنا، ان میں سے بعض کم عمر بچیاں جن کی عمر تیرہ سے پندرہ برس ہوتی ہے متعدد مرتبہ اجتماعی جبری جنسی تشدد اور مسلسل خون بہنے کے بسبب فوت ہو جاتی ہیں، بعد میں پھر ان کی لاشوں کو لاپتہ کر دیا جاتا ہے، اور اس طرح کی تفصیلات ان کیمپوں سے رہائی پانے والی خواتین یا معلمات (جو ان قیدیوں کو چینی ثقافت وغیرہ سکھاتی ہیں) کے انٹرویوز سے ملی ہیں،

۵. نوجوانوں کو نامرد بنانا،

۶. ایغور مسلمان قیدیوں کے جسم سے اعضاء نکال کر عالمی منڈی میں فروخت کرنا جن میں انسانی دل، گردے اور جگر وغیرہ شامل ہیں،

۷. مسلمان مرد وخواتین کو جبری طور پر فیکٹریوں اور کھیتوں میں کام کرنے پر مجبور کرنا شامل ہے، یہاں تک کہ بعض مسلسل کام کرنے سے جان کی بازی ھار جاتے ہیں جس پر الجزیرہ کی تحقیقی رپورٹ انٹرنیٹ پر موجود ہے،

۸. بعض قیدیوں کو قتل کر کے لاپتہ کر دینا،

۹. اور مزید یہ کہ چینی حکومت نے ایغور ثقافت اور اسلام کو مٹانے کی کوششوں میں ہزاروں مساجد کو مسمار کیا ہے یا ڈانس کلبز یا تفریح گاہ میں تبدیل کر دیا ہے اور ایغور زبان کے استعمال کو محدود کر دیا ہے،

۱۰. پورے شینجیانگ صوبے میں مسلمانوں کو عبادت کرنے (جن میں نماز پڑھنا اور روزے وغیرہ) پر اور اسلامی رسومات پر مکمل پابندی عائد کرنے جیسے انسانیت سوز جرائم شامل ہے۔

اور یہ سب ایسے مظالم ہیں جن کی نظیر شاید ہی کسی مہذب معاشرے میں ممکن ہو۔ اور مسلمانوں پر یہ تمام مظالم چینی صدر Xi Jinping کی ہدایات پر ہو رہے ہیں تاکہ ایغور مسلمانوں کو مکمل طور پر اسلام سے دستبردار کیا جائے۔

کچھ عرصہ پہلے ایک نامعلوم ہیکر نے شینجیانگ صوبے کے ایک شہر کے پولیس ڈیٹا (معلومات) کو ہیک کر کے (شینجیانگ پولیس فائلز) www.xinjiangpolicefiles.org کے نام سے ایک ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا۔ اس چوری شدہ ڈیٹا میں ہزاروں مسلمان مرد وخواتین کی تصاویر اور ان کی مکمل معلومات موجود ہے، جو ان مظالم کے ناقابل تردید ثبوت ہیں۔۔ جبکہ چین کی کمیونسٹ حکومت نے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں ان مظالم پر تنقید کو دبانے کے لیے ریاستی حمایت یافتہ این جی اوز کا استعمال کیا ہے تاکہ ان تمام مظالم کو جھوٹا قرار دیا جائے اور چین کے جھوٹے بیانیے کو فروغ دیں۔

جب یہ تمام تر حقائق بندے کے سامنے آئیں تو بندے کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ ان مظلوم مسلمانوں کے لیے کچھ کیا جائے۔ مگر اپنی کمزوری و بے کسی کے باعث کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکا۔ پھر یہ خیال آیا کہ اگر ہم براہِ راست کچھ نہیں کر سکتے، تو کم از کم ان کی آواز کو کسی ایسی اسلامی قوت تک پہنچایا جائے جو ان کے لئے کچھ عملی اقدام کر سکے۔ جب غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ امارت اسلامیہ افغانستان ہی اس وقت امتِ مسلمہ کی وہ واحد قوت ہے جو اس معاملے میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے، کیونکہ چین کے متعدد مفادات افغانستان سے وابستہ ہیں اور کئی سرمایہ کاری کے منصوبے اور اسٹریٹیجک پروجیکٹس چین نے افغانستان میں شروع کر رکھے ہیں۔ اس لئے دل نے یہ تقاضا کیا کہ آپ حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں ان مظالم کی کچھ تفصیلات پیش کی جائیں، تاکہ ممکن ہو تو امارت اسلامیہ ان مظلوموں کے لیے کسی سطح پر چین سے براہ راست بات کر سکے۔ یقیناً، آپ حضرت ان تمام حالات سے زیادہ باخبر ہوں گے۔ تاہم، چونکہ یہ ایک دردِ دل ہے اس لیے اپنے قلبی تسکین کے لیے یہ سب عرض کرنا چاہا۔

ان ہی ایام میں جب یہ خیالات وجذبات شدت اختیار کرتے گئے تو ایک مرتبہ رات کے آخری پہر کو، فجر سے پہلے ایک خواب دیکھا کہ آپ حضرت امیر المؤمنین مولوی ہبۃ اللہ مدظلہ العالی بندے کے سامنے کھڑے ہیں اور اس بندہ سیاہ کار کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہے ہیں۔۔ جیسے کہ آپ اس بندے کی بات سننے کے لیے منتظر ہوں۔۔ لیکن یہ بندہ آپ کے رعب کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ کر سکا۔ اتنے میں آپ نے دوسری

طرف رخ کر لیا، اور اسی دوران اچانک سے آنکھ کھلی اور چند لمحوں بعد پھر آنکھ بند ہوئی۔۔اب یہ حالت نہ مکمل بیداری کی تھی نہ نیند کی تھی، کوئی اور ہی کیفیت تھی جو بیان سے باہر ہے۔۔اسی دوران اپنی دائیں جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنین ملّا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نہایت غصے کی حالت میں کھڑے ہیں۔۔اتنا غصے کی حالت میں بندے نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا تھا جتنا آپؒ تھے۔۔آپؒ کے سر پر سیاہ عمامہ، کندھے پر دھاری دار سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی، اور ایک آنکھ دیکھی جو شہید ہوئی تھی۔۔آپؒ نے نہایت غصے میں فرمایا ''سوچ کیا رہے ہو۔۔ہاں؟ کہو مولوی ہبۃ اللہ کو!'' جب یہ فرمایا تو بندہ ان کی جاہ و جلال کو دیکھ کر دم بخود ہو گیا اور کچھ کہہ نہ سکا۔۔پھر فرمایا ''کہو مولوی ہبۃ اللہ کو۔۔!'' بندہ دوبارہ خاموش دیکھتا رہا۔۔پھر آپؒ نے فرمایا ''ٹھیک ہے! میری طرف سے ہی مولوی ہبۃ اللہ کو لکھو۔۔''

اب اس طرح کے خواب آنے کی ایک وجہ وہ اضطراب ہو سکتا ہے جس نے بندے کو اس طرف متوجہ کیا اور دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی کہ بندے کا ایک عرصہ سے معمول رہا ہے کہ ہر روز کچھ قرآن پاک میں سے پڑھ کر اپنے سلسلے کے مشائخ کرام کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ حضرت امیر المؤمنین ملّا محمد عمرؒ کو بھی ایصالِ ثواب کرتا ہوں، جس کی وجہ سے ان سے ایک روحانی میلان ہو گیا ہے۔۔بہر حال حقیقت جو بھی ہو لیکن یہی خواب اس خط کو لکھنے کا اصل سبب بنا۔واللہ اعلم!

پھر کچھ ہی عرصے بعد ایک اور خواب دیکھا کہ یہ بندہ افغانستان میں ایک جگہ موجود ہے اور ایک نوجوان مجاہد کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے جو نیم دراز اور جسمانی طور پر قدرے نحیف اور پتلے تھے، جنہوں نے لیٹے ہوئے پاؤں سے سینے تک ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی ہے، افغانوں والا سر پر سیاہ عمامہ ہے، اور پیچھے تکیہ لگا ہوا ہے۔چہرا کھلا ہوا ہے اور ان کے دائیں طرف ایک اور مجاہد بیٹھے ہیں جن سے وہ باتیں کر رہے ہیں اور کچھ معاملات پر گفتگو کر رہے ہیں، اور بائیں طرف یہ بندہ ناچیز بیٹھا ہوا ہے۔۔ان کا بایاں ہاتھ میرے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے، اور میں بغور انہیں دیکھ رہا ہوں، اور سوچ رہا ہوں کہ یہ کون ہیں۔۔؟ ان کا نام کیا ہے۔۔؟ اور وہ نوجوان بارعب مجاہد بار بار اس بندے کی طرف نہایت محبت سے مسکرا کر دیکھ رہے ہیں۔اور ان کے چہرے سے ایسی روحانیت اور وجاہت ظاہر ہو رہی تھی کہ جو بیان سے باہر ہے۔۔دل میں خیال آیا کہ شاید یہ امارت اسلامیہ کے وزیر داخلہ حضرت ملّا سراج الدین حقانی صاحب ہیں، مگر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ چہرہ مشابہ ہے، مگر وہ نہیں ہیں۔۔اتنے میں پیچھے سے ایک کہنے والے نے کہا کہ ''یہ ملّا جلال الدین حقانی صاحبؒ ہیں۔۔'' اس کے بعد بندہ ان کو بہت غور سے دیکھتا رہا۔۔اسی دوران یہ بات دل میں آئی کہ ان سے میں عرض کروں کہ ''آپ حضرت امیر المؤمنین تک میرا یہ پیغام پہنچائیں کہ مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کی مدد فرمائیں۔۔اور ان مسلمانوں کو تنہا نہ چھوڑیں۔۔'' لیکن عین اسی وقت آنکھ کھل گئی۔ صبح کو دن کے وقت اس بات کی تحقیق کرنا چاہی کہ کیا واقعی وہ نوجوان مجاہد ملّا جلال الدین حقانی صاحبؒ ہی تھے۔۔؟ کیونکہ قریب سے ان کی تصویر کبھی بندے کی نظروں سے نہیں گزری تھی، چنانچہ انٹرنیٹ پر تلاش کی تو ایک تصویر ملی، جسے دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ وہ چہرہ سو فیصد اسی چہرے سے مشابہ تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا، صرف اتنا فرق تھا کہ تصویر میں ان کی عمر کچھ زیادہ تھی، اور ریشِ مبارک سفید و سرخ تھی، جب کہ خواب میں بلکل نوجوان تھے اور ساری ڈاڑھی سیاہ تھی۔

محترم امیر المؤمنین! یقیناً معاملات اور فیصلے خوابوں کی بنیادوں پر طے نہیں ہوتے اور نہ ہی خوابوں کے ذریعے آئندہ کے لاحقہ عمل ترتیب دیے جاتے ہیں، لیکن چونکہ اس خواب کے بعد مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کی مدد کے لیے کچھ کرنے کا جنون دل میں پیدا ہو گیا۔۔اور یہ دونوں

خواب، اور ایغور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی متعدد تحقیقاتی رپورٹس اور انٹرویوز، اور قلبی اضطراب بندے کو بار بار اس بات پر ابھارتے رہے کہ آپ حضرت کی خدمت میں یہ معروضات پیش کروں۔ اور اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ آپ حضرت بِإِذن اللہ ان مظلوم مسلمانوں کے لیے ممکنہ عملی عسکری یا سیاسی، یا سفارتی سطح پر کوئی قدم اٹھائیں گے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ

یہ بندہ ناچیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرت امیر المؤمنین کی عمر، صحت، عزت اور قیادت میں برکت عطا فرمائے، اور امارتِ اسلامیہ کے تمام ذمہ داران اور منتظمین اور مجاہدین کو اپنا خاص قرب رضا عطا فرمائے اور امارتِ اسلامیہ افغانستان کو امتِ مسلمہ کے لیے باعثِ رحمت بنائے۔ آمین

اسلام کا ایک ادنی سا خادم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

مؤرخہ: ۳۰ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ، 26 جولائی 2025ء بروز ہفتہ